جمیل مظہری

1904 تا 1980

جمیل مظہری عظیم آباد (پٹنہ) میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسۂ سلیمانیہ، پٹنہ میں حاصل کی۔ بعد میں کلکتے چلے گئے۔ وہاں ایم۔اے تک کی تعلیم حاصل کی۔ ابتدا میں اردو اخبارات میں کالم لکھتے رہے۔1950 سے 1974 تک شعبۂ اردو، پٹنہ کالج اور پٹنہ یونیورسٹی سے بہ حیثیت استاد منسلک رہے۔ان کا انتقال مظفر پور میں ہوا۔ 1974 میں انھیں غالب ایوارڈ برائے اردو شاعری عطا کیا گیا۔ ''نقشِ جمیل''، ''فکرِ جمیل''، ''عرفانِ جمیل''، ''آثارِ جمیل'' کے علاوہ ''جمیل مظہری کے مرثیے'' اور ''مثنوی آب و سراب''، ان کی شعری کتابیں ہیں۔ ''شکست و فتح'' (ناولٹ) اور ''منثوراتِ جمیل مظہری'' ان کی نثری کتابیں ہیں۔ جمیل مظہری نے اقبال کے زیرِ اثر شاعری شروع کی اور بعد میں ترقی پسند تحریک سے وابستہ ہو گئے۔

ارتقا

ہر حال میں مشیّت مُجھ کو بنا رہی ہے
میں اُس کی قدرتوں کا شہکار بن رہا ہوں
خود اپنی جنتوں کی تخلیق کررہا ہوں
خود اپنی زندگی کا معمار بن رہا ہوں
یہ جبر و قدر کی اک منزل ہے درمیانی
مجبور تو ہوں لیکن مختار بن رہا ہوں

یہ راہ وہ ہے جس میں ہر سانس اک سفر ہے
منزل بھی راستہ ہے لغزش بھی راہبر ہے

حکمت کی رہبری میں پرواز کی امنگیں
امکاں کے دائروں کو پھیلا کے بڑھ رہی ہیں
وہ قوتیں جو اب تک تحتِ شعور میں تھیں
گہوارۂ خودی میں پروان چڑھ رہی ہیں
انجام کی بصیرت خواہش پہ حکمراں ہے
آزادیاں خود اپنی زنجیر گڑھ رہی ہیں

پکڑے ہوئے ہیں دامن گو خیر و شر ہمارا
پابندیوں میں بھی ہے جاری سفر ہمارا

جذبات رفتہ رفتہ افکار بن رہے ہیں
افکار کا نتیجہ کردار بن رہا ہے
ہمدردیوں کی شدّت انصاف بن رہی ہے
پروردگی کا جذبہ ایثار بن رہا ہے
لغزش سے تجربہ ہے اور تجربے سے حکمت
تحقیق ہو رہی ہے معیار بن رہاہے

گمراہیوں سے ہوکر ہے راستہ ہمارا
تاریخ بن رہا ہے ہر نقشِ پا ہمارا

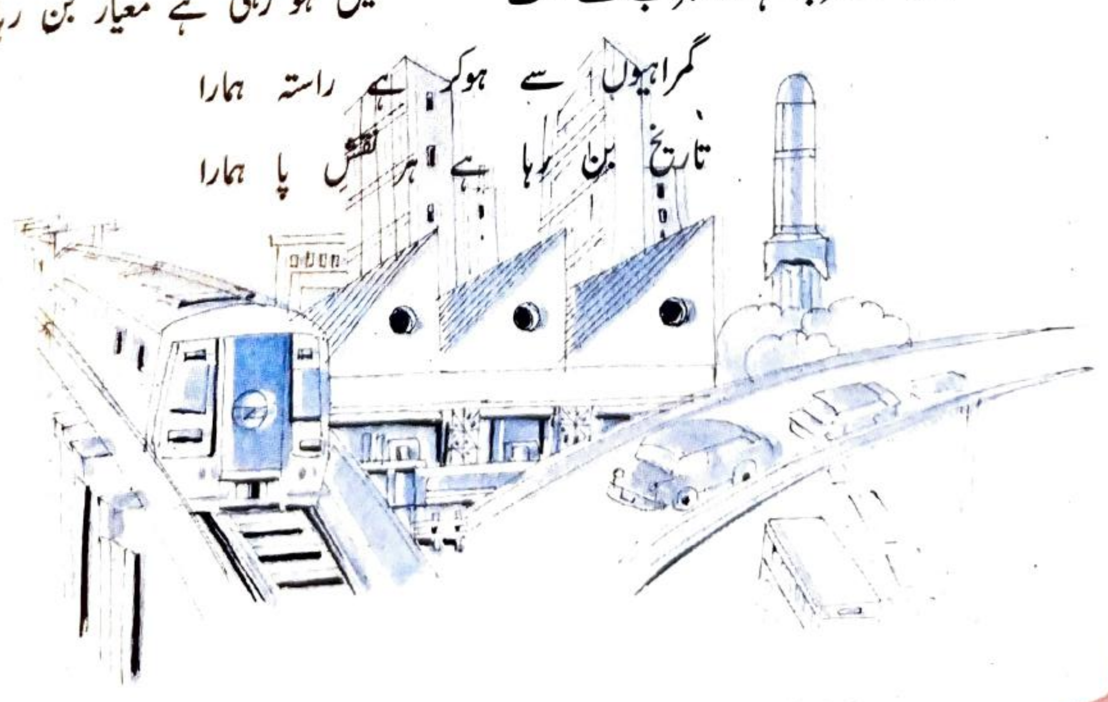

(جمیل مظہری)